قاری محمد فیاض

درس قرآن

وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمَانَ الْحِکْمَۃَ اَنِ اشْکُرْ لِلّٰہِ..........وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ

(سورہ لقمان: ۱۲–۱۵)

ان آیات میں حضرت لقمان علیہ السلام کی حکمت کا بیان ہوا ہے اور ان کی چند نصیحتوں کا ذکر ہے جو انھوں نے اپنے بیٹے کو کیں تھیں۔ اس میں سلف کا اختلاف ہے کہ وہ نبی تھے یا اللہ کے نیک بندے تھے۔ جمہور کا یہی مسلک ہے کہ وہ اللہ تعالٰی کے برگزیدہ بندے تھے اور اللہ تعالٰی نے اپنی مخلوق میں سے ان پر خاص انعام کیا تھا۔ ان کی حکمت کے کئی واقعات مشہور ہیں چنانچہ انہیں لقمان حکیم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

سہیلی کہتے ہیں کہ آپ کا مکمل نام لقمان بن عنقاء بن سدون ہے اور آپ کے بیٹے کا نام تاران تھا۔ باپ بیٹے پر شفیق اور مہربان تو ہوتا ہی ہے اور اسے دل و جان سے چاہتا ہے تو اسی جذبہ محبت کی بنا پر آپ نے اپنے بیٹے کو چند نصیحتیں کیں ہیں جو آخرت میں کامیابی کی سبب ہیں (تفسیر ابن کثیر) وہ نصیحتیں درجہ ذیل ہیں:

پہلی نصیحت ——— "لاتشرک باللہ"

حضرت لقمان نے جو نصیحت سب سے پہلی کی وہ یہ کی کہ اے پیارے بیٹے! تم پر سب سے زیادہ حق اللہ تعالٰی کا ہے۔ تم اللہ کے ساتھ کبھی بھی شرک نہ کرنا کیونکہ شرک ایسا گناہ ہے جو جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور یہ بغیر استغفار کے معاف بھی نہیں ہوتا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت اتری کہ یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ...... تو صحابہ اکرامؓ کانپ گئے اور کہنے لگے کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! ایسا کون سا شخص ہے جس سے گناہ سرزد نہ ہوں۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ یہاں ظلم سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے لقمان حکیم کا قول نہیں سنا کہ بیٹا اللہ کے ساتھ شرک نہ کرنا کیونکہ شرک سب سے بڑا ظلم ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

دوسری نصیحت ——— "وبالوالدین احسانا"

یہ جملہ معترضہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت لقمان کے قول کی تشریح کے لئے مزید ارشاد فرمایا کہ ہم نے انسان کو والدین سے حسن سلوک کا حکم دیا ہے۔ جیسا کہ ایک اور جگہ بھی ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا" پھر اس کی وجہ یہ بیان کی گئی کہ ماں سب سے پہلے تو دو سال تک اپنے بچے کو اپنے پیٹ میں رکھتی ہے پھر اس کی پیدائش کے بعد دو سال تک اسے دودھ پلاتی ہے اس کی تربیت کرتی ہے یعنی وہ اپنے بیٹے کی وجہ سے دکھ پر دکھ، کمزوری پر کمزوری اٹھاتی ہے تو اس کا حق یہ ہے کہ بچہ اس کی فرمانبرداری کرے۔ چاہے وہ کافرہ یا مشرکہ ہی کیوں نہ ہو لیکن ساتھ ہی فرمایا کہ اگر وہ تجھے دین حق کے خلاف مجبور کریں تو پھر تو ان کی اس بات میں اطاعت نہ کر۔ مگر یہاں ایک نہایت اہم بات ذکر ہوئی کہ فرمانبرداری پھر بھی کر۔ ان سے کنارہ کش نہ ہو اور انہیں تکلیف نہ دے۔

تیسری نصیحت ——— "ظلم و زیادتی نہ کرنا"

یہاں سے آپ نے اخلاقیات کے متعلق نصائح کرنا شروع کیں تو اس میں سے پہلی نصیحت یہ کی کہ بیٹے! تم کبھی بھی انسانیت پر ظلم نہ کرنا کیونکہ کوئی چیز اگر رائی کے دانے کے برابر بھی ہو تو اللہ روز قیامت اسے لے آئے گا چاہے آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں میں چھپی ہوئی ہو، پھر اس کی سزا انسان کی برداشت سے باہر ہو گی۔

چوتھی نصیحت ——— "نماز کی پابندی اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر"

پھر آپ نے یہ نصیحت فرمائی کہ بیٹے! نماز پر پابندی کرو۔ ایسے ہی حتی المقدور نیکی کا حکم اور نصیحت کر اور برائیوں سے لوگوں کو روک۔ پھر چونکہ آپ کو معلوم تھا کہ

بقیہ صفحہ نمبر ۵٦ پر